۷ بخار

ڈاکٹر محمد اسداللہ

پہلی بات: ہم اس دنیا میں راحت، چین اور اطمینان کی زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ لیکن غم، پریشانیاں، حادثات اور بیماریاں ہمارا سکون غارت کر دیتی ہیں۔ ان سب کے ذریعے کبھی ہماری آزمائش ہوتی ہے، کبھی ان سے ہماری شخصیت نشوونما پاتی ہے اور کبھی بدلتے ہوئے حالات میں ہمارے اندر چھپی ہوئی قوتیں اور صلاحیتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

بخار اور بیماری کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان سے ہمارے گناہ جھڑتے ہیں اور صحت یابی کے بعد ہم نئے جوش وخروش کے ساتھ زندگی کی دوڑ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

انشائیہ: انشائیہ ایک نثری صنف ہے۔ یہ مضمون کی ایک قسم ہے۔ عام طور پر مضمون میں علمیت اور سنجیدگی پائی جاتی ہے۔ اس کے برعکس انشائیہ میں معلومات کی بجائے خیالات اور تاثرات پیش کیے جاتے ہیں۔ انشائیہ نگار کسی موضوع کے ہلکے پھلکے پہلو کو شگفتہ انداز میں بیان کرتا ہے۔ انشائیے میں ابتدا اور اختتام لگے بندھے نہیں ہوتے۔ بات سے بات نکلتی چلی جاتی ہے اور انشائیہ نگار بے تکلفی کے ساتھ اظہارِ خیال کرتے ہوئے ہمیں اپنا ہم خیال بنا لیتا ہے۔

انشائیے میں موضوع کی کوئی قید نہیں بلکہ کسی بھی موضوع سے متعلق خیالات کا انوکھا پن اور تازگی ہی میں انشائیے کی خوبی چُھپی ہوتی ہے۔ عام طور پر لوگ چیزوں کو جس طرح دیکھتے ہیں، ایک انشائیہ نگار بالکل الگ زاویے سے ان پر نظر ڈالتا ہے۔ چیزوں کے بارے میں عام لوگوں اور انشائیہ نگار کے خیالات مختلف ہوتے ہیں۔

جان پہچان: محمد اسداللہ ۱۶/ جون ۱۹۵۸ء کو امراوتی ضلع کے ایک قصبے وروڈ میں پیدا ہوئے۔ جونیئر کالج کی ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد سے ناگپور میں سکونت پذیر ہیں۔ انھوں نے انشائیہ کے موضوع پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری بھی حاصل کی۔ مراٹھی کے مزاحیہ ادب کے تراجم اور بچوں کے ادب پر مبنی ان کی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ 'بوڑھے کے رول میں، انشائیہ کی روایت مشرق ومغرب کے تناظر میں، پر پرزے' اور 'خواب نگر' ان کی تصانیف ہیں۔

زندگی کے معمولات سے اچانک طبیعت اُچٹ جائے، پورے وجود پر ایک تھکن سی سوار ہو جائے اور اچھا خاصا صحت مند جسم چلتے چلتے رک جائے بلکہ نخرے دِکھانے لگے تو سمجھ لیجیے آپ بخار میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

بخار کے دوران تیمارداری کرنے والے یا مزاج پرسی کے لیے آنے والے لوگ جو راحت پہنچاتے ہیں، ان کے چند تسلّی بھرے جملوں سے جو خوشی میسر ہوتی ہے اس کی ٹھنڈک دل کے اندر تک محسوس کی جا سکتی ہے۔ یہ بھی نہ ہو تو کم از کم روزمرہ کے جھمیلوں سے چھٹکارا تو مل ہی جاتا ہے۔ اس خوشی سے وہ بچے بخوبی واقف ہیں جنھیں ہر دن، ہر حال میں بیگ اُٹھا کر اسکول جانا لازمی ہوتا ہے۔ منّت سماجت، عذر، بہانہ، غرض دنیا کی کوئی طاقت انھیں اسکول جانے سے نہیں روک پاتی۔ البتہ کسی دن صبح اُٹھ کر جب وہ اعلان کرتے ہیں کہ "مجھے بخار آ گیا ہے۔" تب امّی ان کا ماتھا چھو کر کہتی ہیں، "ارے ہاں! تمھیں تو تیز بخار ہے۔ میرے لعل! ٹھیک ہے۔ آج اسکول نہ جاؤ۔" تب بچوں کو اچانک محسوس ہوتا ہے کہ انھیں گویا الٰہ دین کا چراغ مل گیا ہے جس سے بخار ایک جن کی طرح نمودار ہوا اور اس نے انھیں اسکول جیسی مصیبت سے چھٹکارا دلا دیا۔ پہلی بار انھیں محسوس ہوتا ہے کہ ان کے اندر بخار جیسی زبردست طاقت موجود ہے۔

ممکن ہے بخار سے متعلق ہمارے یہ خیالات کسی ایسے شخص کے لیے زخموں پر نمک کا کام دیں جس کے پیچھے بخار کسی قرض خواہ کی طرح لٹھ لیے پھر رہا ہو۔ بخار سے متعلق میں خاصا خوش گمان واقع ہوا ہوں۔ بچپن بیتے ایک عرصہ ہوا، دو ایک مرتبہ سے زیادہ حرارت سے تپتے ہوئے کسی بخار کے نرم ہاتھوں نے میرے ماتھے کو چھو کر نہیں پوچھا، "کہو اب طبیعت کیسی ہے؟" بخار میرے نزدیک ایک دلچسپ تجربہ ہے۔

کیا آپ نے کبھی غور کیا ہے کہ بخار کسی مہمان کی طرح آتا ہے اور تین دن سے زیادہ نہیں ٹھہرتا۔ اس کے آتے ہی ہم دوا دارو، ڈاکٹر، انجکشن وغیرہ کی فکر میں لگ جاتے ہیں۔ ناظرینِ باتمکین سمجھتے ہیں کہ ہم بخار کو بھگانے کی تیاری کر رہے ہیں جبکہ یہ سب اس معزز مہمان بخار کی خاطر مدارات کے لیے ہوتا ہے۔ بخار جب رخصت ہونے لگتا ہے تو مریض اس سے چپکے سے کہتا ہے کہ بھائی! کبھی کبھار آ جایا کرو۔ اسے اپنا ہی گھر سمجھو، تمھارے آنے سے مجھ کولھو کے بیل کو دو تین دن کا آرام مل جائے گا ورنہ مجھے نہ میرا آفس چین لینے دیتا ہے نہ گھر کی مصروفیات ایک پل آرام کا موقع دیتی ہیں۔ میرے آرام کی فکر کسے ہے؟ تم ہی ان سب کو سمجھا سکتے ہو۔ تمھارا حکم کوئی نہیں ٹالتا۔ تمھارا حوالہ موجود نہ ہو تو چھٹی کی درخواست بھی منظور نہیں ہوتی!

وقت کا پہیا جو تیزی سے گھوم رہا ہے، ہماری روزمرہ کی مصروفیات سے عبارت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا ایک عظیم الشان مشین ہے اور انسان اس کے کروڑہا پہیوں میں سے ایک ادنیٰ پہیا ہے۔

بخار ایک بڑی طاقت کی مانند ہے جو ہماری مصروفیات کے پہیے کو یکلخت روک دیتی ہے اور ہمیں ٹھنڈے دل سے غور کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے کہ کہیں ہمیں یہ باور کرا کے بے وقوف تو نہیں بنایا جا رہا ہے کہ سارے پہیے ہمارے ہی چلانے سے چل رہے ہیں۔

بخار میں جہاں مریض کو برے برے خواب دِکھائی دیتے ہیں، وہیں کچھ حقیقتیں بھی اس پر منکشف ہوتی ہیں۔ ان حقائق میں انسان کو اپنی بے بسی، کسمپرسی اور بے مصرفی کے چہرے دِکھائی دینے لگتے ہیں۔ انسان کے سامنے اس کی شخصیت کے دونوں پہلو آئینہ ہو جاتے ہیں کہ حد درجہ کارآمد سمجھا جانے والا یہ شخص، وقت پڑے تو اتنا ہی ناکارہ ثابت ہو سکتا ہے۔ ہماری خوبیوں اور خامیوں کے سارے پتے جب کھل جاتے ہیں اور جن پتوں پر تکیہ تھا وہ ہوا دینے لگتے ہیں۔ تب آدمی بستر پر لیٹے لیٹے غالبؔ کے اس مصرع پر غور کرتا رہ جاتا ہے ؎

غالبِ خستہ کے بغیر کون سے کام بند ہیں

بخار کے بارے میں لوگ باگ کچھ بھی کہیں، ڈاکٹروں کی رائے جو بھی ہو، ہمارا یقین ہے کہ بخار انسان کی ایک اندرونی ضرورت ہے۔ بخار ہماری ہڈیوں اور خون کی تہہ نشیں موجوں میں اندر ہی اندر لاوے کی طرح پکتا ہے اور بے کسی کی زندگی گزارتا ہے۔

ہماری شخصیت کے وہ عناصر جن کو عدم توجہی اور زمانے کی ناقدری کا احساس بے قرار رکھتا ہے، جسم کے اندر ایک جگہ جمع ہونے لگتے ہیں۔ ایسے تمام بے کل اجزا کا مجمع جسم کے شہر میں 'بند' کا نعرہ لگا کر ہڑتال پر نکل پڑتا ہے تب جسم و جاں سلگنے لگتے ہیں۔ بعض اوقات چھینکوں پر چھینکیں آتی ہیں۔ ٹانسل بڑھ جاتے ہیں۔ دردِ سر ہمارے پورے وجود کا احاطہ کر لیتا ہے۔ تب ہمارے آس پاس موجود لوگ چونک پڑتے ہیں، دوڑے دوڑے آتے ہیں۔ خیریت دریافت کرتے ہیں؛ ارے! کیا ہوا؟ بھئی بخار کیسے آ گیا؟ اپنی صحت کا خیال رکھو۔ اس قدر دوڑ دھوپ اچھی نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اندھا کیا چاہے... دو آنکھیں! ہمارے اندر چھپا بیٹھا بخار بھی یہی چاہتا ہے کہ کوئی ہماری محنت و مشقت کا اعتراف کرے، ہمارے حال پر ترس کھا کر ہمدردی کے دو میٹھے بول سے ہمارا کلیجا ٹھنڈا کرے۔ عام حالت میں یہ ساری فضا مفقود تھی۔ بخار کے آتے ہی موسم بدل جاتا ہے۔

بخار کی آمد سے پہلے اور اس کے جانے کے بعد لوگ ہمیں اسی طرح دیکھتے ہیں جیسے کوئی شخص کسی اخبار پر سرسری نظر ڈال کر آگے بڑھ جائے۔ بخار کے آتے ہی ہم ایک خاص خبر بن جاتے ہیں۔ زندگی کا اصل مزہ تو انھی لمحات میں ہے جب آپ کسی وجہ سے لوگوں کی توجہ کا مرکز بن جاتے ہیں۔ بخار کی حالت میں ہمارے عزیز و اقارب اور دوست ہمارے قریب آ جاتے ہیں۔ ان کے چہروں پر محبت، ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات اُبھرنے لگتے ہیں۔

اس حالت میں ہم سے ملنے والا ہر شخص ایک نیا انسان ہوتا ہے۔ کوئی چیز تھی جو لوگوں میں چھپی ہوئی تھی۔ بخار اسے بہزار حیلے ڈھونڈ نہ نکالتا تو وہ آپ کو کبھی نظر نہ آتی۔

آپ کی بیماری کی خبر ملتے ہی کوئی شخص عیادت کے لیے آیا تو ایسا محسوس ہوا گویا اس کے اندر ایک الگ قسم کا انسان بھی تھا، مزاج پرسی کے لمحوں میں وہ معصوم، نرم دل، اپنائیت سے بھرپور اور پیارا سا انسان کھٹ سے باہر نکل آیا اور ہر طرف ایک خوشگوار سی محبت بھری فضا قائم ہوگئی۔

معانی و اشارات

روزمرہ	-	ہر روز، ہمیشہ، آئے دن
جھمیلا	-	جھگڑا، بکھیڑا، ناپسند حالات
منّت سماجت	-	خوشامد
عذر	-	بہانہ، حیلہ، انکار، معافی
خوش گمان	-	خوش خیال
کولھو کا بیل	-	نہایت محنتی، محنت کش
باور کرانا	-	بھروسا دلانا، یقین دلانا
منکشف ہونا	-	ظاہر ہونا
حقائق	-	حقیقت کی جمع، اصل حالات، سچی باتیں
کسمپرسی	-	ایسی حالت جس میں کوئی پرسانِ حال نہ ہو
بے مصرفی	-	نکمّا پن، بے کاری
عدم توجہی	-	توجہ کا نہ ہونا
ٹانسل	-	حلق کے غدود
کلیجا ٹھنڈا کرنا	-	جی خوش کرنا، تسلی دینا
مفقود ہونا	-	غائب ہونا، ناپید ہونا، لا پتا ہونا
بہزار حیلے	-	مختلف بہانوں سے

مشق

٭ خط کشیدہ الفاظ کے لیے مناسب محاوروں کا استعمال کر کے جملے دوبارہ لکھیے۔

	بیانات	محاورے
ا۔	برسوں بعد بیٹے کی واپسی پر ماں <u>بہت خوش ہوئی</u>۔	تکیہ کرنا
۲۔	کھٹملوں اور مچھروں کے پریشان کرنے سے میری آنکھ کھل گئی، پھر <u>مجھے نیند نہیں آئی</u>۔	کلیجا ٹھنڈا ہونا
۳۔	بچی کی شادی کے وقت رشتے داروں سے <u>بڑی اُمیدیں تھیں</u>۔	اُچٹ جانا

٭ سبق کی روشنی میں جملے درست کیجیے۔

ا۔ صحت مند جسم گرم ہوجائے تو سمجھیے آپ بخار میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

۲۔ تیمارداری کرنے والوں کے جملے سے جو کڑھن ہوتی وہ دِل کو مسوس کر جاتی ہے۔

۳۔ ڈاکٹر کے آتے ہی ہم دوا دارو، انجکشن کی فکر میں لگ جاتے ہیں۔

۴۔ بیماری بڑی طاقت ہے جو ہماری مصروفیات کے پہیے کو یکلخت روک دیتا ہے۔

٭ الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

تیمارداری، مزاج پرسی، خوش گمان، چارہ گر، نوحہ خواں

٭ 'گردشِ ایام' کا مطلب واضح کیجیے۔

٭ رواں خاکے کی مدد سے واقعے کو مکمل کیجیے۔

۱۔ زندگی کے معمولات سے -

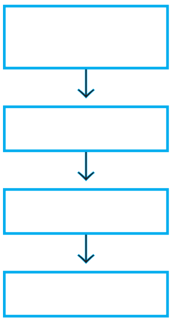

٭ 'چچا چھکن کی تیمارداری' کے بارے میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ 'تیمارداری' کو مرکزی خیال بناتے ہوئے پندرہ سطروں کا مزاحیہ مضمون لکھیے۔

٭ اگر کبھی آپ بخار میں مبتلا ہوئے ہوں تو اس وقت کی کیفیت اور مزاج پرسی کرنے والوں کے تاثرات لکھیے۔

٭ علاج کے کئی طریقے ہیں۔ اس اعتبار سے ڈاکٹروں کی بھی مختلف قسمیں ہیں۔ نیچے دی گئی ڈگریوں کو طریقۂ علاج کے مطابق صحیح مقام پر لکھیے۔

۱۔	ایم بی بی ایس	ہومیوپیتھی
۲۔	بی یو ایم ایس	آیورویدک
۳۔	بی اے ایم ایس	یونانی
۴۔	بی ایچ ایم ایس	دانتوں کا ڈاکٹر
۵۔	بی ڈی ایس	ایلوپیتھی

٭ درج بالا ڈگریوں کے نام مکمل صورت میں لکھیے۔

عملی قواعد

واحد	لڑکا	پری	کتاب	چڑیا
جمع	لڑکے	پریاں	کتابیں	چڑیاں

اوپر کے خاکے کے مطابق واحد کو جمع بنانے کے بارے میں آپ پچھلی جماعتوں میں معلومات حاصل کر چکے ہیں۔

اب ذیل کے خاکے میں واحد/ جمع لفظوں کو بغور پڑھیے۔

واحد	کتاب	خبر	تصویر	حالت
جمع	کتابیں / کتب	خبریں / اخبار	تصویریں / تصاویر	حالتیں / حالات

ان مثالوں میں جمع کے پہلے کالم میں واحد لفظوں کی اُردو جمع بتائی گئی ہے۔ انھی لفظوں کی عربی جمع بھی، جو دوسرے کالم میں دی گئی ہے، اُردو میں استعمال کی جاتی ہے۔

عربی جمع بنانے کے اور بھی طریقے ہیں مثلاً

واحد	منظر	قصر	محل	ذکر
جمع	مناظر	قصور	محلات	اذکار
واحد	ظرف	سامع	رب	طالب
جمع	ظروف	سامعین	ارباب	طلبہ

اس جدول میں جس طرح واحد لفظوں کی عربی جمع بنائی گئی ہے اسی طرح ذیل کے لفظوں کی جمع لکھیے۔

واحد	منزل	شہر	خیال	فکر
جمع	....	....	....	....
واحد	رسم	حاضر	ضد	فقیر
جمع	....	....	....	....

اُردو میں عربی جمع کی طرح بہت سے فارسی الفاظ بھی جمع کی صورت میں استعمال کیے جاتے ہیں مثلاً

ع : موجِ دریا کی قسم ، بادِ بہاراں کی قسم

ع : سیل دیکھے ہیں کوہساراں کے

ع : یہاں اک شہر تھا ، شہرِ نگاراں

ع : قافلہ تھا کہ نہیں ، ہم سفراں تھے کہ نہیں

ان مصرعوں میں 'بہاراں، کوہساراں، نگاراں، ہم سفراں' کے الفاظ 'بہار، کوہسار، نگار، ہم سفر' کی جمع ہیں۔ فارسی میں اکثر لفظ کے آخر میں 'اں' بڑھا کر جمع بناتے ہیں۔

٭ درج ذیل الفاظ کی جمع بنائیے۔

مرد، زن، چراغ، شب، درخت، یار